بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ۔ مابعد للعہ

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ایجہان منتظر خوش باش کامد دلستان

۲۷- صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیات والسلام مطابق ۱۱- اپریل ۱۹۰۷ء

جلد ۶ | نمبر ۱۵

چہ گویم باتو گرآئی چہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

قیمت ازمعاونین صہ ۔ از معمولی خریداروں سے ۶ہ ۔ برائے افریقہ للعہ

قیمت از گورنمنٹ عہ ۳۰ ۔ غرباء و طلباء و غیر مذاہب ۱۳ ۔ قیمت فی پرچہ ۲ر

دس شرائط بیعت

اول- بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بی او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات و ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

ہر بہا از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار کی ۔ لہ بابلہ بعد

والیان ریاست و گورنمنٹ	۲۰ عہ
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	۵ہ ر
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ ر
عام قیمت پیشگی	۶ہ ر
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اس کو بندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چہاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لایغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتبہ محمد حسین احمدی

نمبر ۱۵ | ۲۷- صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱- اپریل ۱۹۰۷ء | جلد ۶

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

(تازہ تصنیف جناب اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی جو کہ مصنف ممدوح نے حضرت کی خدمت مین پڑھ کر سنائی اور حضرت نے اُسے پسند فرما کر اور عاجز کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اسے لے لو اور اخبار مین چھاپ دو۔ ایڈیٹر)

ثنائے مہدئ مسعود مشکل کام ہے اکبر
مناسب رتبۂ ممدوح کے مداح یکتا ہو
مگر کیا کیجئے جوشِ دلی مجبور کرتا ہے
یہ رتبہ ہے کہان میرا کہ پیشِ مہدئ دوران
مرے اشعار ناقابل نہ کوئی مرتبہ حاصل
یہی ہے خُلقِ عظیم اُس ہادی و مہدئ برحق کا
مرے ہادی مرے مہدی مرے والی مری مولا
خدا شاہد ہے سچ کہتا ہون میری آرزو یہ ہے
اگر ہے علم اک گلشن تو حضرت باغبان اُس کے
اگر اسلام کشتی ہے تو آپ اُس کے ہین کشتی بان
نہین حاجت بیان کی کچھ ثنائے ذاتِ اقدس مین

لیاقت چاہیئے اس کے لئے بہتر سے بھی بہتر
میسر قابلیت کے بہت کچھ اس کو ہون جوہر
زبان پر خود بخود اشعار جاری ہوتے ہین اکثر
سناؤن اپنی طبع نارسا سے نظم مین لکھ کر
مگر ہے دل ہی منظور میری بھی اسے اکبر
کہ دیکھو نظم اپنی مین سناتا ہون اسے پڑھ کر
دعا کی سب سے پہلے التجا کرتا ہے یہ احقر
کہ سر میرا فدا ہو آپ کے نقشِ کفِ پا پر
نبوت ہے اگر دریا تو آپ اُس مین ہین اک گوہر
رسالت ہے اگر گردون تو آپ اُس کے مہ انور
یہ اکبر کیا کہے مداح خود ہے خالق اکبر

ضلالت اور گمراہی مٹی ہے آپ کے دم سے
جہان سے کفر کی ظلمت گھٹی ہے آپ کے دم سے

ثنائے حضرتِ اقدس بطرزِ نغز گفتاری
خدا خود ہو معلم جس کا اُس کے علم کا رتبہ
ہین کیسے خندہ پیشانی حضور اپنے غلامون مین
خدا کیواسطے اُلفت خدا کیواسطے نفرت
نظر آیا نہ مجھ کو آپ کا ثانی کہین کوئی
ہوئے ہین امتحان کیا کیا لگی ہین تہمتین کیا کیا
یہ استقلال یہ ہمت عطا نبیون کو ہوتی ہے
خدا نے رعب و بخشا ہے دشمن سامنے اگر
مخالف جتنے ہین حالت ہے سب کی قابلِ عبرت
بتائے تو کوئی مجھ کو بچا ہے کونسا دشمن
قصوری کا قصور آخر اُسے یاد کر بیٹھا

بیان کس طرح ہو مجھ سے کہ ہے میری زبان عاری
سمجھنے مین بشر کی عقل کو ہے سخت دشواری
خدا کے آگے خلوت مین ہے کیا کیا گریہ و زاری
نہ اپنے نفس کی خاطر کسی کی دل آزاری
نظر دوڑا کے دیکھین مین نے تیرہ صدیان ساری
بتائے تو کوئی حضرت نے ہمت بھی کبھی ہاری
ہے اُن کے سامنے یکسان ہر آسانی و دشواری
سب اپنی بول جاتا ہے زباندانی و طراری
بہت سے اُٹھ گئے ہین اور بہت سون کی ہے اب باری
مقابل جو ہوا حاصل ہوئی اُس کو نگونساری
ہوئی مٹی مین مل کر اُس کی شیخی کرکری ساری

بتائین اہل امریکہ کہان ہے آج کل ڈوئی
مقابل ہو کے جس نے دولت و عزت بھی تھی کھوئی

ہوا تھا حال اُس کا یہ ضعیف و ناتوان ہو کر
مرا وہ نامراد آخر گیا دنیا سے دلخستہ
دیا کرتے ہین جو الزام سازش کا بتائین وہ
ہمین حاصل ہو او وہ نور حضرت کی غلامی پر
بڑھا تھا فسق دنیا مین ضلالت حد کو پہونچی تھی
مگر اسلامیون کیواسطے شادی کا موقع ہے
وہ سارے کابلی مل کر وہ کہا سکتے نہین جرأت
شہید عبد اللطیفِ باخدا کو اس طرح کرنا
شمار اب جبکہ پہونچیگا ہزارون کا پچاسی تک
مخالف جتنے ہین مہدی کے سچ پوچھو تو ان کے بھی
رُسل بابا کی حالت سے ہے بچون تک کو آگاہی
نتیجہ حق مین عبد الحق کے اچھا کون سا نکلا

کہ باتین بھی اُلجھتی تھین گلے مین ہچکیان ہو کر
اٹھا بزم جہان سے گویا مشعل کا دھوان ہو کر
یہ سازش پہونچی ہے کس راہ سے آخر کہان ہو کر
اُڑے ظلمت کے پردے سب دلون سے دھجیان ہو کر
گلستانِ جہان مین کفر چھایا تھا خزان ہو کر
کہ پھر اسلام چمکا ہے بہارِ بوستان ہو کر
ہوئی اک احمدی کی جو کہ ظاہر امتحان ہو کر
نہ ہرگز اُس کو لازم تھا حبیب اللہ خان ہو کر
تو ملاؤن کی آنکھین پھر کھلینگی خونچکان ہو کر
دلون مین بیٹھی ہے عظمت حساب و درستان ہو کر
وہ پیر گولڑہ کس طرح بھاگا ناتوان ہو کر
ثناء اللہ نہ پھل پائیگا ہرگز بدزبان ہو کر

اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آ کر مقابل ہو
نتیجہ بدزبانی کا اُسے تا خوب حاصل ہو

اگر وہ مردِ میدان ہے، تو پھر کیون آنا لرزان ہے،
جری اللہ رسول حق امام وقت ہے بے شک
امام وقت کے منکر سبھی دنیا سے ہین غافل
عدو جتنے ہمارے ہین وہ وہ باز ساری ہین
امام وقت کے جو دشمن جانی ہین ان مین سے
عدو کو جانتا ہون مین کہ پیچ و تاب کھائیگا
کسی جاہل کا لیکن خوف مجھ کو کچھ نہین ہرگز
مجھے آقا پر اپنے فخر ہے مین کس سے دبتا ہون
کسی کا جی اگر چاہے مقابل میرے ہو دیکھے
مجھی پر کیا ہے لاکھون ایسے ہین خدام مہدی کے
مرا کیا حوصلہ ہے ہو ثنا اس شخص کی مجھ سے

نکلکر سامنے آئے وہی میدان و چوگان ہے
اُسے دہشت ہے اور ڈر کی وجہ سے وہ گریزان ہے،
کوئی دنیا کا کتا ہے کوئی دولت پہ قربان ہے
نہ کوئی طالبِ حق ہے نہ کوئی نیک انسان ہے
کوئی شیطان سیرت ہے کوئی غولِ بیابان ہے
مرا ہر شعر اُس کے زخم دل کو اک نمکدان ہے
غلام اُس شخص کا ہون مین کہ جو مہدئ دوران ہے
بلا سے ہو اگر کوئی جہان مین خان خانان ہے
زمانہ دیکھ لیگا کون آخر مردِ میدان ہے
انہین مین لاکھ انسانون سے بھی بڑھکر اک انسان ہے
نبی اللہ کا جس کے لئے خود ہی یہ فرمان ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نورِ دین بودے
ہمین بودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقین بودے

مدیرِ میگزین کی شان سے واقف ہے اک عالم
مجھی پر کچھ نہین موقوف ان کی قابلیت ہے
اسی کا میگزین ہے جس نے یورپ کو ہلا ڈالا
ہے اک فاضل بیان کہتے ہین جس کو حضرتِ احسن
جو ابن تیمیہ ہوتا تو وہ علم کلام آخر
ہمارے مفتی صاحب ہے زمانہ خوب واقف ہے
وہ صادق قول کا ہے اور بڑا ہمت کا پورا ہے

ہے شہرہ قادیان سے لے کے جس کا تا بہ برمنگھم
ہر اک آگاہ جنٹلمین واقف ہے ڈاکٹر اک سیڈم
نئی دنیا مین بھی عزت سے جس کا ہوتا ہے دلکم
کتابین اس نے لکھین کیسی کیسی قیمتی پیہم
اسی سے سیکھتا آکر کہ یہ مہدی کلمہ ہے ہمدم
منور ہو رہا ہے بدر سے اس کے اب اک عالم
طلب مین علم کی ابتک لگا رہتا ہے وہ ہر دم

تبحر اس کو حاصل ہے ہر اک فن میں وہ کامل ہے
زبانیں آٹھ ہیں تو جانتا ہے اب وہ کم سے کم

مدیر الحکم یعقوب علی وہ مرد میدان ہے
کہ جس سے کانپتا دشمن کی چالاکی کا ہے رستم

ہے اک جرنل ہمارا جس کو سرور شاہ کہتے ہیں
بپا ہے دشمنوں میں اسکے دم سے آجکل ماتم

ثناء اللہ کو مُد مین ہزیمت اس نے ہی دی تھی
شرارت اور جہالت نے پنہ دی تھی اُسے اُس دم

وہ فضل الدین جو علم و فضل میں مشہور ہے اپنا
نظیر اس کا کوئی دنیا میں پائیگا بہت ہی کم

کیا ہے ذکر جن کا ہیں یہ سب مہدی کے خادم ہیں
غلامی میں مسیحا کی کمربستہ ہیں یہ ہر دم

انہیں پر کچھ نہیں موقوف ایسے ہیں یہاں اکثر
ہر اک اعلیٰ سے اعلیٰ ہے ہر اک بہتر سے ہے بہتر

کروں حالت بیاں کیا دشمنوں کے بخت وارونی
دہن پکڑا گیا فوراً کسی نے گر ذرا چوں کی

خدا نے اے مسیحا تجھ کو وہ اقبال بخشا ہے
حقیقت اس کے آگے کیا ہے اقبال فریدوں کی

نشان قبر عیسیٰ مل گیا اب ایک عالم کو
حقیقت کھل گئی عیسائیت کے سارے افسوں کی

بنا کر ابن مریم کو خدا فارغ ہیں عیسائی
انہوں نے بادشاہت اسکو دی رکھی ہے گردوں کی

خدا کا بیٹا قربانی کا اک مینڈھا بنا وہ تو
گناہوں کے عوض ان کے ضرورت اُس کے ہے خون کی

خدا لے شبہ ان سے حشر کے دن خوب سمجھیگا
ہوئی بے حرمتی ناحق یہ اس مرحوم و مدفون کی

مسیحا تو یہ بیٹھا ہے وہ آئیں اس کی خدمت میں
کیا ہے جس نے زندہ روح ہے اسلام میں پھونکی

جدائی ایکدم کی بھی گوارا ہو نہیں سکتی
سناؤں کیا کہ کیا حالت ہے میرے قلب محزوں کی

ہر اک مژگاں مری گویا رگ ابر بہاری ہے
ہے طغیانی بہت کچھ آجکل اشکوں کے جیحوں کی

وفور عشق سے مجنوں ہوں کہہ لینے دو اب مجھکو
کہ حد شرع سے ہوتی ہے باہر بات مجنوں کی

اگر ہے عاشقی اک جرم تو مجرم ہوں میں بیشک
اگر ہے عشق اک الزام تو ملزم ہوں میں بیشک

جنوں کا جوش ہے دل پر عجب اک حال طاری ہے
مرے پیارے ترے عاشق کو بس اک بیقراری ہے

تصور میں مرے تصویر رہتی ہے تری ہر دم
مسیحائے زماں صورت تری کیسی پیاری ہے

ضرورت ہو اگر تجھ کو تو حاضر ہے یہ سر میرا
نہ ہو گر کام کا تیرے تو پھر گردن پہ بھاری ہے

زباں سے کہہ نہیں سکتا بیاں میں درد دل اپنا
نہیں چلتا ہے کچھ قابو بہت بے اختیاری ہے

پگھل جاتا ہے دل میرا تری باتوں کو سُن سُنکر
تری ہر اک ادا پیارے مجھے دل سے پیاری ہے

توجہ ڈالدے مجھ پر گناہوں کی مٹے ظلمت
میں ہوں بیمار عصیاں کا مجھے یہ رات بھاری ہے

عدو کیا تجھ کو پہچانے ترا رتبہ وہ کیا جانے
خدائے پاک سے تیری مسیحا رازداری ہے

ترے قصر معلی کی صفت ہو کیا بیاں مجھ سے
کہ گردوں رات دن شام و سحر اس کا پجاری ہے

ہے برج حوت تیری شان کر دریا کی اک مچھلی
ترے اخلاق کا گلشن تو اک جنت کی کیاری ہے

سخاوت کا بیاں تیری بھلا کیا کر سکے کوئی
کرے حاتم اگر ہے تو ترے در کا بھکاری ہے

اکیلا تو ادھر تھا اور مقابل ساری دنیا تھی
تری ہمت کے آگے سب نے ہمت اپنی ہاری ہے

عدو تجھ کو برا اب کیا کہیں گے سامنے میرے
عجب کچھ زور بخشا ہے مجھے اقبال نے تیرے

اڑاتی ہے کسی دشمن نے بھی طرز فغاں میری
مگر کچھ اور ہی انداز رکھتی ہے زباں میری

اسے تو مات اکثر معرکوں میں دیچکا ہوں میں
بھلا اب کیا کریگا ہمسری وہ بدزباں میری

اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آکر مقابل ہو
وہ دیکھے پھر کہ کیا کرتی ہے یہ تیغ زباں میری

سناتا ہے وہ کیا جہال کو اشعار لکھ لکھکر
اثر کس گھر سے لائیگا کہاں سے یہ زباں میری

کوئی گر بلبل خوش داستاں ہے زعم میں اپنے
تو اُس کو چاہیئے آکر سُنے وہ داستاں میری

نہیں معلوم یہ اسکو بوقت جاہلیت بھی
زباں مشہور تھی اخبار میں معجز بیاں میری

مجھے وہ جانتے ہیں کون ہوں کیسا ہوں کتنا ہوں
انہیں معلوم ہے تھی انمیں کیسی عز و شان میری

خدا شاہد ہے اس عزت کو اب ذلت سمجھتا ہوں
کہ ہے جائے سکونت جب سے یہ دارالاماں میری

مجھے ہے فخر اب اس پر کہ میں احمد کا شیدا ہوں
ہے شاہوں سے بھی بالا شان اکبر شاہجہاں میری

بہت کچھ مجھکو دعوے ہیں کہ ہوں میں آپکا خادم
ذرا عزت بچا لینا مسیحائے زماں میری

یہی ہے آرزو دل میں کہ ہو تیری رضا حاصل
تری خدمت میں کام آئے یہ جان ناتواں میری

دعا کا تیری ہوں بھوکا پیاسا یا نبی اللہ
زباں سے اپنی دے مجھ کو دلاسا یا نبی اللہ

جنون عشق سے صورت بنی اندوہگیں میری
طبیعت اب تو لگتی ہی نہیں ہرگز کہیں میری

عجب حالت ہے میرے قلب کی اے باعث تسکین
وفور عشق سے بیتاب ہے جان حزیں میری

بھگوتا ہوں میں اکثر آنسوؤں سے اپنے دامن کو
رہا کرتی ہے تر اشکوں سے اکثر آستیں میری

گذر جاتی ہے روتے روتے ساری ساری شب مجھکو
سحر تک آنکھ اکدم کیلئے لگتی نہیں میری

جمال روئے روشن کا ہوں عاشق مثل پروانہ
جدائی میں طبیعت اب نہیں لگتی کہیں میری

عجب کچھ سوز ہے دل میں بلا کی اضطرابی ہے
زباں سے حالت دل کچھ کہی جاتی نہیں میری

حضور اب حکم فرمائیں کہ پوری درد دل ہو وہ
دوا بیتابی دل کی کریں کچھ نور دیں میری

دعا کیجئے مرے حق میں کہ پوری ہر تمنا ہو
اثر دیدے دعاؤں میں وہ رب العالمیں میری

تعجب ہے بھلا کیا ہے توجہ سے جو حضرت کی
رسا ہونے لگے فریاد تا عرش بریں میری

گناہوں میں پھنسا ہوں المدد اے مہدی دوراں
کہ اکثر گھات میں رہتا ہے شیطان لعیں میری

دعاؤں کی ضرورت ہے دعا دیجئے مجھے حضرت
تا تجھ سے گناہوں کے بچا لیجئے مجھے حضرت

(باقی پھر۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

المفتی

ملفتی **غیر کفو میں نکاح** - ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہاں دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو میں رشتہ موجود ہے اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے

فرمایا۔ کہ اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے لیکن یہ امر ایسا نہیں کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے اگر کفو میں وہ کسی کو اس لائق نہیں دیکھتا۔ تو دوسری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال اپنی کفو میں اپنی لڑکی دیوے۔ جائز نہیں ہے۔

ملفتی - **جوتا پہن کر نماز**۔ ذکر تھا کہ امیر کابل اجمیر کی خانقاہ میں بوٹ پہنے ہوئے چلا گیا تھا اور ہر جگہ بوٹ پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ اور اس بات کو خانقاہ کے کارندوں نے برا منایا حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ میں امیر حق پر تھا جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء - لولا الاکرام لھلک المقام - یا یہ کہا لولا خیر الانام لھلک المقام

۳ - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء - انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم واعطیک مایدوم -

ترجمہ - مین اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوؤن گا اور جو اسے ملامت کرتا ہے اسے ملامت کرون گا اور تجھے وہ چیز دون گا جو ہمیشہ رہے -

۴ - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء [1] لائف آف پین (۲) یا اللہ رحم کر

۳ - انی مع اللہ فی کل حال

ترجمہ - مین ہر حال مین اللہ کے ساتھ ہوں -

۴ - اخترطنا سیفہ - ترجمہ - ہمنے اس کی تلوار کو کھینچا ہے -

۵ - خدا کے سات نکوکار بندے ہر جگہ پہ بیٹھے ہین -

۵ - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء - حم - تلک ایات الکتاب المبین

۲ - "راز کھل گیا"

تفہیم - وہ جو حم ہے اس مین خدا کے نوشتہ کے نشان ہین جو ظاہر ہونے والے ہین - حم مقطعات مین کسی کا نام ہے - یہی تفہیم ہے -

۳ - (الذین اعتدوا منکم فی السبت) یہ قوم مخالف کیطرف اشارہ ہے - ساتھ کا فقرہ بھول گیا ہے - واللہ اعلم

ترجمہ - وہ لوگ جنھون نے سبت کے معاملہ مین زیادتی کی -

۵ - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء - متّ ایہا الخوّان -

ترجمہ - مر اے بڑے خیانت کرنیوالے -

۲ - تمت کلمۃ اللہ - ترجمہ - پوری ہوئی اللہ کی بات

۳ - ان اللہ مع الذین اتقوا -

ترجمہ - اللہ تعالی ان کیساتھ ہے جو تقوی اختیار کریں -

۴ - الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا -

ترجمہ - وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہین کھڑے اور بیٹھے

۵ - رحم اللہ - ترجمہ - اللہ نے رحم کیا -

۶ - فضلناک علی ما سواک -

ترجمہ - تیرے سوائے جتنے ہین ان سب پر ہمنے تجھے بزرگی دی -

۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء - واللہ انی غالب وسیظہر شوکتی - وکل ھالک الا من قعد فی سفینتی - اعزازا

ترجمہ - بخدا مین غالب ہون اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائیگی اور ہر ایک مریگا مگر وہی جو میری کشتی مین بیٹھ گیا -

۲ - الہام کے الفاظ یاد نہین رہے اور معنے یہ ہین کہ فلان کو پکڑو اور فلان کو چھوڑ دے یہ فرشتون کو حکم الہی ہے -

۹ - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء - بلا ردمشق - سماک سہری - ترجمہ تیرا بھید میرا بھید ۱ - ۱۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۷ء "ایک اور قیامت برپا ہوئی"

[1] یہ الہام گذشتہ اخبار مین بھی چھپ چکا ہے -

نشانات کی بارش

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

" دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی کو ظاہر کردیگا" حضرت مسیح کی تازہ تصنیف حقیقۃ الوحی مین گذشتہ نشانات کے انتخاب کے ساتھہ آپنے ارادہ فرمایا تہا کہ چند تازہ نشانات کا اندراج بہی کردیا جاوے اس دن سے تازہ نشانات کی بارش اس زور سے ہو رہی ہے۔ کہ ہنوز ایک نشان اپنے تمام لوازمات کے ساتھہ کتاب مین پورے طور پر درج نہین ہو چکتا کہ ایک اور نشان ظاہر ہو جاتا ہے اور اس طرح کتاب کی اشاعت کی تاریخ دن بدن آگے بڑہتی چلی جاتی ہی۔

آسمانی گولہ چراغدین جمونی کا اپنے مباہلہ کے مطابق طاعون سے ہلاک ہونا۔ سیلاب والی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ بہار مین ثلج کا زور۔ زلزلے آنا۔ پھر ڈوئی کی ہلاکت وغیرہ دیگر نشانات ناظرین اخبار مین دیکھہ چکے ہین انہون نے وقتاً فوقتاً کتاب کی اشاعت کو ملتوی کیا۔ پہر کتاب بالکل طیار تھی۔ کہ ۷۔ مارچ والے الہام ۲۵ روزہ کے مطابق آسمان سے آگ گرنے کا نشان ظاہر ہوا۔ جس کے متعلق ہر طرف سے خطوط آرہے ہین۔ کہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو قریب ۵ بجے شام ایک ہیبت ناک آسمانی گولہ گرا۔ جس سے بعض لوگ بے ہوش ہوکر گر گئے اور ان کے موبہہ مین پانی ڈالا گیا تاکہ ان کو ہوش آوے اور چونکہ یہ پیش گوئی قبل از وقت اخبارون مین کثرت سے شائع ہو چکی تہی۔ اس واسطے اس کے پورا ہوتے پر بعض مخالف بھی پکار اٹھے۔ کہ دیکھو مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اس آسمانی گولے کے متعلق انگریزی اخبارون نے بھی تعجب ظاہر کیا ہے اور دیسی اخبارون مین بھی اس کی خبر کثرت سے شائع ہوئی ہے۔ معزز ہمعصر روزانہ اخبار عام لکھتا ہے " قدرت کے عجائبات پر عقل انسان دنگ ہے۔ انسان کی حقیقت ہی کیا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دنون آسمان سے عجیب آثار دکھائی دیتے ہین۔ مرزا غلام قادیانی پیش گوئی کرتے ہین کہ کوئی بڑا نشان خدائی جلال کا وقوع مین آنا چاہتا ہے۔ انگریزی اخبار مین بھی لکھا ہی کہ کئی مقامات پر تارے ٹوٹنے کی سی روشنی دکھائی دی کئی لوگ اس کو شہاب ثاقب بتلاتے ہین مختلف اخبارات مین طرح طرح کی خبرین ہین۔ اور یہی نہین بلکہ انگریزی اخبارات مین بھی اس کی کیفیت دی گئی ہے...... جمون سے خبر دیتا ہے ...... آسمان سے ایک آگ کا گولہ گرا ...... بڑی بہاری آواز آئی۔ جیسے کوئی بڑی توپ چلتی ہے اور اس آواز سے شہر ہل گیا لوگ گھبرا اُٹھے کہ یہ کیا معاملہ ہے ...... گوجرانوالہ مین ایک تو وہ آگ کا گرتا ہوا دیکھا گیا ......"

بابو الٰہی بخش ابہی آتشی گولے کے متعلق خبرین اور خطوط آہی رہے تہے کہ لاہور سے خبر آئی ہے کہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ جو حضرت کی مخالفت مین ملہم ہونے کا دعوے رکھتا تہا اور کہتا تہا کہ مین موسیٰ ہون اور سلسلہ احمدیہ کی تردید مین ایک کتاب بنام عصائے موسےٰ لکھی تہی اور اس مین اس سلسلہ کی تباہی اور آپ کی ترقی اور عروج کی پیشگوئی کی تہی۔ گذشتہ اتوار کو طاعون سے ہلاک ہو گیا اور اس طرح وہ تازہ پیشگوئی جو ۲۲ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر مین چھپی تھی۔ کہ ایک موسیٰ ہے مین اس کو ظاہر کرونگا اور لوگون کے سامنے اس کو عزت دونگا اور جس نے میرا گناہ ہے۔ مین اس کو گھسیٹونگا اور اس کو دوزخ دکھلاؤنگا یہ پیشگوئی روز اشاعت کے سترہوین دن پوری ہوئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا نام خداتعالےٰ نے اپنے الہام مین موسےٰ رکھا ہے جیسا کہ بہت سی پہلی کتابون مین چہپ چکا ہی اس کے بعد الٰہی بخش نے بہی موسےٰ ہونے کا دعویٰ کیا۔ خداتعالیٰ نے فرمایا۔ کہ موسےٰ تو ایک ہی ہے دو نہین ہین اور اب مین ظاہر کردونگا کہ وہ کونسا ہے چنانچہ کاذب کی نامرادی اور ہلاکت سے صادق کی صداقت ظاہر ہوگئی۔ فالحمد للّٰہ

شُبھ چِنتک مر گیا قادیان سے آریون کا ایک اخبار شبھ چنتک نام نکلتا تہا۔ جو گندہ دہانی مین تمام آدیون سے بڑہکر تہا اس کی فحش بدزبانی کے سبب ہمنے کبھی پسند نہ کیا تہا کہ اس کا ذکر بھی کرین مگر خدا حلیم اسیرون کو کب تک چھوڑتا ہے آخر ان کی بدزبانی نے کتاب قادیان کے آریہ اور ہم لکھوائی جس مین حضرت مسیح موعود نے خدا سے چاہا کہ اسلام اور ان بدزبانون کے درمیان فیصلہ ہو۔ اس کے بعد اول تو اخبار قادیان سے بند ہوکر بٹالہ مین چلا گیا اس کے بعد اس کا منیجر اور (غالباً مالک) اچھر چند معہ اپنے ایک ہی بہائی کے طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ اور اس کا ایڈیٹر پنڈت سوم راج جو نہایت ہی گندہ مخالف سلسلہ حقہ کا تہا اور قادیان مین آریہ سماج کا بانی مبانی بلکہ یہان کے سب آریون کا لیڈر تہا وہ بہی سخت طاعون مین مبتلا رہ کر ۹- اپریل کو مر گیا ہے اور اس کا لڑکا چند روز پہلے اس کی آنکھون کے سامنے طاعون سے ہلاک ہو چکا تہا۔ ان ہر دو کے متعلق پہلے سے الہام تہا کہ لا تنفکا من ھذہ المرحلۃ وہ دونون اس مرحلہ سے چہوٹ نہین سکتے۔ اس الہام الٰہی سے مراد یہی دونون آریہ تھے۔ جو قادیان مین رہکر نہائیت ناپاکی کے ساتھہ سلسلہ حقہ کے برخلاف بولتے اور لکھتے رہتے تہے اور اچھر چند دعوے کیا کرتا تہا کہ جیسا مرزا صاحب نے کہا ہے۔ کہ طاعون کا اثر مجھہ پر نہ ہوگا۔ ایسا ہی مین بہی کہتا ہون کہ مین طاعون سے نہ مرونگا۔ سوم راج نے یہ ٹھیکہ لیا ہوا تہا کہ جو کوئی قادیان مین آوے اور اُسے مل جائے۔ اسے بہکانے کے واسطے پوری کوشش کرے۔ اخبار بہی اسی نے نکلوایا تہا۔ خدا کی عجیب قدرت ہے۔ کہ ان آریون نے جس بات مین ہاتھہ ڈالا۔ اُسی مین سخت ناکامی ہوئی۔ اور اب تو گویا ان کا قادیان سے خاتمہ ہی ہو گیا ہی۔ اس وقت حضرت کی تازہ تصنیف "قادیان کے آریہ اور ہم" کے مفصلہ ذیل شعر پڑہنے چاہئین۔ ؎

نبیون کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا
کتون سا کہولنا منہہ تم نے یہی ہے سیکھا
اچھا نہین ستانا پاکون کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے

ضرورت ہے

مطبع میگزین قادیان کے لئے ایک خوشخط کاپی نویس کیفیدت بچہ اردو۔ عربی خط لکھہ سکتا ہو۔ اگر سنگسازی بھی جانتا ہو تو بہتر ہے۔ درخواست کے ساتھہ خط کا نمونہ آنا چاہئیے تمام درخواستین بنام نائب ناظم میگزین قادیان ضلع گورداسپور بہیجین

ڈائری

۲۳ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ بوقت عصر ۔ فرمایا دنیاداروں میں کچھ نہ کچھ پرخاش رہتی ہے اس کی وجہ وہی گند ہے جو دونوں دلوں میں پنہاں ہوتا ہے خواہ کتنا چھپائیں مگر آخر کسی نہ کسی وقت وہ مادہ پھوٹ نکلتا ہے۔

قصاب خواہ سگے بھائی ہوں تو بھی ایک دوسرے سے سلوک نہیں رکھ سکتے۔ ایک کی دکان سے گوشت لیں۔ تو دوسرا کہے گا۔ لے لو مگر بھیڑ کا ہے یہ کہیگا اس کا بکرے کا ہے۔ گر مریض۔

انبیاء کی بھی دنیا کے فرزندوں کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے مگر وہ کوئی ذاتی عداوت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے وہ اپنی طرف سے کسی کے ساتھ نہیں جھگڑتے۔

دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳ برس تک جور و ستم سہنے پڑے۔ اور پھر مدافعت کا حکم پا گیا۔ اذن للذین یقتلون بانھم ظلموا سے ظاہر ہے کہ پہلے جواب تک دینے کا بھی حکم نہیں تھا۔

اسی لئے دو اصل فرمائے ایک تو واعرض عن الجاھلین جن لوگوں میں جہالت کا مادہ ہو جو کبر سے بھرے ہوئے جھگڑالو ہوں ان سے اعراض کرنا چاہیئے۔ ان کی باتوں کا جواب ہی نہ دیا جاوے۔ دوم۔ ادفع بالتی ھی احسن یعنی بدی کے مقابلہ میں نیکی کرنا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوست بن جاتا ہے اور دوست بھی ایسا کہ کانہ ولی حمیم۔

۲۴ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ عصر ۔ جاپان کی نسبت کسی نے کچھ استفسار کیا۔ فرمایا آجکل ان لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف ہے پس مذہب کی طرف کب توجہ کرتے ہیں۔ ہاں اسباب ایسے جمع ہو رہے ہیں جس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کم از کم اپنے مذہب سے بیزار ہیں اور ان کا مذہب ہے ہی کیا۔ کچھ بھی نہیں۔ بہرحال یہ امید غالباً صحیح نہ نکلیگی کہ وہ عیسائی ہو جائیں۔ کیونکہ ایسا مذہب قوا کا اپنا بھی ہے۔ ترقی و تمدن کے تمام لوازمات انہیں اگر کسی مذہب پر برانگیخت کر سکتے ہیں تو وہ "اسلام" ہے کیونکہ یہی ایک مذہب ہے جس میں تمام خوبیاں ہیں اور کسی انسان کے ہیچ کو خدا نہیں بنایا جاتا۔

۲۔ مومن کے مقابلہ میں کذاب کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا سچے میں سچ کی ایک ایسی طاقت ہوتی ہے کہ بڑے بڑے بہادر اس کے مقابلہ سے جھجکتے ہیں۔ خداتعالیٰ نے حق میں ایک قوت غلبہ رکھی ہے۔

یہ لوگ اتنا نہیں سوچتے کیا خدا ستاروں منتر ہوں

کی ایسی نصرۃ و تائید کیا کرتا ہے۔ جو میری کی۔ خدا نے میرے مخالفوں کو ہر بات میں جھوٹا کیا مگر افسوس انہوں نے بہت کم فائدہ اٹھایا۔ حقیقۃ الوحی ایک ایسا مجموعہ نشانات طیار ہو گا۔ کہ دشمن کو مجال گریز نہ رہیگی آخر کس کس بات کو جھٹلائیں گے۔ کچھ تو ماننا پڑیگا۔

"ترانۂ اکمل"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسجد مبارک میں ۶ اپریل کو قاضی اکمل آف گولیکی نے حضرت مسیح موعود کے حضور سنائی۔ عاجز کو فرمایا۔ نظم نہائت سنجیدہ اور عمدہ ہے ان سے لے کر بدر میں چھاپ دی جائے۔ ایڈیٹر

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا
جس جگہ اپنا عیسےٰ اترا ہے آسمان سے
اے سننے والو سن لو ہے وہ مکان ہمارا
مسجود قدسیان ہے یہ سرزمین واللہ
ہر لب پہ ذکر جاری ہے ہر زمان ہمارا
گلہائے معرفت پر ہم بلبلیں ہیں گویا
اب ہو چکا نشیمن یہ گلستان ہمارا
یارب یہ آرزو ہے پوری ضرور کرنا
مسکن ہو یاں ہمارا ۔ مدفن ہو یاں ہمارا
کیا خوف ہے خزان کا اس بوستان دین کو
جب احمدؑ مکرم ہے باغبان ہمارا
جو کام کر دکھایا مہدی تیرے قلم نے
وہ کام کر نہ سکتے سیف و سنان ہمارا
کل اولیا سے بہتر ۔ بعض انبیاء سے افضل
یہ مصطفےٰ ہمارا یہ دلستان ہمارا
حد سے بڑھیں نہایت ایذائیں دشمنوں کی
طاعون بھیجا حق نے پھر پاسبان ہمارا
تم اے زمینی لوگو! نقصان کیا کرو گے
ہے رب العالمین سے جب آسمان ہمارا
وہ دن بھی آ رہا ہے جب ہوگا اک عالم
ان گالیوں کے بدلے بس خطبہ خوان ہمارا
برباد ہو رہے ہیں پر مانتے نہیں ہیں
کب سمجھیگا الٰہی ہندوستان ہمارا
منہ کالا دشمنوں کا کیا خوب کر رہا ہے
ہر روز ہو کے ظاہر اک نیا نشان ہمارا
زخمی جگر ہے اپنا اغیار کی زبان سے
پر کون جانتا ہے دردِ نہان ہمارا
بیماریوں سے میں تو تنگ آگیا نہایت
چھوڑا نہیں ذرا بھی تاب و توان ہمارا
مدت کے کہا مرض نے ورنہ میں جلد آتا
لگتا بجز یہاں کے ہے دل کہاں ہمارا
کچھ ہو سکے تو کر لو بیمار کا مداوا
ورنہ عدم کو جاتا ہے کاروان ہمارا
دکھ درد کی حکائیت دل کھول کر سنائیں
کوئی نہیں جہاں میں پر رازدان ہمارا
کیوں گولیکی میں رہتا کیا بے وفا تھا کوئی
ہم قادیان کے (اکمل) اور قادیان ہمارا

(اکمل آف گولیکی)

زلزلہ سے بچو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میرے مکرم بھائی زاد لطفکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میں اپنی ایک خواب جو میں نے ۳۰ اور ۳۱ مارچ کی درمیانی شب کو دیکھی تھی آپ کی خدمت میں لکھتا ہوں امید ہے کہ آپ ضرور اس کو درج اخبار فرما دیں گے۔ ممکن ہے کسی کو اس سے ہدایت ہو۔ وہ خواب حسب ذیل ہے۔ میں نے مذکورہ بالا شب کو دیکھا کہ میں ایک پیپل کے درخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہوں۔ اور چند اور لوگ بھی میرے ساتھ تھے اور پاس ہی ایک توت کا درخت تھا جس پر کچھ لوگ چڑھتے ہوئے تھے۔ ان درختوں کے نیچے ایک گہرا گڑھا تھا۔ اتنے میں ایک سخت زلزلہ شروع ہوا چونکہ پیپل کی ٹہنیاں کمزور تھیں اس لئے وہ لوگ اس گڑھے میں گرنے لگے۔ مگر توت والا کوئی بھی نہ گرا۔ میں نے بہتیری کوشش بچنے کیلئے توت کے درخت پر جانے کی کی مگر کامیابی نہ ہوئی آخر اسوقت معاً میرے دل میں خیال آیا کہ میں احمدی ہو کر اس طرح گر کر مرنے لگا ہوں یہ خیال آتے ہی فوراً توت کے درخت کی ٹہنیاں میری طرف بڑھیں اور میں نے انکو پکڑ لیا اور اس طرح میں بچ گیا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ والسلام ۔ خاکسار اللہ دین احمدی ورنیکلر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سیالکوٹ

بدرِ منوّر

مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء

درس تفسیر قرآن شریف

تفسیر سورۃ کوثر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء)

حضرت مولوی نورالدین صاحب کی مولفہ عربی تفسیر سورۃ کوثر بمعہ ترجمہ ساری لکھی جاچکی ہے جو تفسیر کے تمام لوازمات کو اپنے اندر لئے ہوئے اور مفصل ہے اس واسطے تشریح الفاظ ومعانی اور مطالب پر زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں اور چند ایک باتیں جو اس سورۃ شریف کے تحت میں مناسب حال معلوم ہوتی ہیں لکھ کر اس کو ختم کیا جاتا ہے۔

مکالمۂ الٰہیہ کا سلسلہ بند نہیں ہوا

عیسائی اور آریہ اور برہمو اور ہندو اور دیگر تمام مذاہب کے لوگ تو اس بات کے قائل ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ الہام آلہی کا سلسلہ اب منقطع ہوچکا ہے اور دنیا میں کوئی ایسا شخص ہو ہی نہیں سکتا جس پر اب خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوسکے اور خدا تعالیٰ اس سے کلام کرے۔ یہی ایک بڑی دلیل اُن ادیان کے باطل ہونے کی ہے کہ ان کے درمیان کوئی ایسا شخص ہو ہی نہیں سکتا۔ جو اس درجہ پر پہونچ سکے کہ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف اس کو حاصل ہو۔ گویا وہ سب دین مردہ ہیں جیسا کہ ان کی مذہبی زبانیں مردہ ہوچکی ہیں اور اب دنیا میں کہیں سنسکرت اور عبرانی نہیں بولی جاتی۔ ایسا ہی اُن کے نزدیک خدا نے بھی اب بولنا چھوڑ دیا ہے۔ غیر مذاہب کے لوگوں کے عقائد میں تو یہ بات داخل ہی تھی مگر افسوس ہے کہ بہت سے نادان مسلمان بھی جو حقیقت اسلام سے ناواقف ہیں یہی عقیدہ رکھتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ایسے عقیدہ کے ساتھ وہ اسلام کی سخت دشمنی کرتے ہیں یہ عقیدہ فاسدہ سورۃ کوثر کے مفہوم کے بالکل برخلاف ہے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزند ابراہیم جو حضرت ام المومنین ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھا فوت ہوا۔ تو عرب کے کفار نے خوشی منائی اور کہا کہ یہ شخص ابتر ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ شریف نازل فرمائی کہ اس نبی کو کوثر عطا کیا گیا ہے اور یہ کوثر کا لفظ حاوی ہے اُن تمام باتوں پر جو دین و دنیا کے امور میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے تھے اور انہی میں اولاد روحانی ہے جو کہ آپ سے فیضیاب ہوکر ہر زمانہ میں اس اعلےٰ کمال تک پہنچتی رہی ہے اور آئندہ پہنچتی رہے گی کہ اللہ تعالیٰ کے مکالمات سے بہرہ ور ہو یہی بات ہے، جو دین اسلام کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہے وہ دین ہی کیا ہے۔ جو پہلے ہی یہ کہہ کر انسان کی کمر توڑ دے کہ اس کے ذریعہ سے کوئی شخص خدا رسیدہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ کو جو کوثر عطا فرمایا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ کی وفات کے بعد اس اُمت میں فساد اور فتنوں کے وقت میں ایسے مصلح آتے رہتے ہیں جن کو انبیاء کے کئی کاموں میں سے یہ ایک کام سپرد ہوتا ہے۔ کہ وہ دین حق کی طرف دعوت کریں اور ہر ایک بدعت جو دین سے مل گئی ہو اس کو دور کریں اور آسمانی روشنی پاکر دین کی صداقت ہر ایک پہلو سے لوگوں کو دکھلاویں اور اپنے پاک نمونہ سے لوگوں کو سچائی اور محبت اور پاکیزگی کی طرف کھینچیں۔

اس زمانہ میں کوثر کا ثبوت

اس زمانہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عزّت کو قائم کرنے کے واسطے اور اس کوثر کا بیّن ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرنے کیواسطے جو آپکو عطا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسیح موعود کو پیدا کر دیا جو متواتر نشانات اور کرامات اور خوارق دکھا کر تمام دنیا پر اسلام کی صداقت اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی سچائی کے واسطے ایسی حجت قائم کر رہا ہے۔ جس کی نظیر پہلوں میں دیکھنے میں نہیں آتی۔ اس کے ہاتھ پر جو معجزات دکھائے جا رہے ہیں وہ کسی خاص ملک تک محدود نہیں رہے ہے بلکہ تمام دنیا پر وہ احاطہ کر رہے ہیں۔ کیا یورپ اور کیا امریکہ اور کیا ایشیاء اور کیا افریقہ کوئی اس کے دعوی اور اس کے دعوے کے دلائل کے سننے سے اور اس کے نشانات کے دیکھنے سے خالی نہیں رہا یہ سب اس واسطے ہے کہ حضرت سردار انبیاء خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کیا جائے اور آپ کے مخالفین ہلاکت کا مونہہ دیکھیں۔ اِس کوثر کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور ہر زمانہ میں ضرورت کے وقت ایسے آدمی ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو دنیا کے سامنے اسلام کی صداقت کے ثبوت میں معجزات دکھاتے رہیں گے۔

صحبت صادقین کی ضرورت

بعض لوگ بہ سبب نادانی کے یہ کہا کرتے ہیں کہ جب کہ قرآن اور احادیث ہمارے پاس موجود ہیں تو وہ کافی ہیں اور اُن کے ہوتے کسی مصلح کی ضرورت نہیں سو ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہیئے کہ ایسا کہنا خود مخالفت تعلیم قرآن ہے کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

"وکونوا مع الصادقین"

اور صادق وہ ہیں جنہوں نے صدق کو علی وجہ البصیرت شناخت کیا اور پھر اس پر دل و جان سے قائم ہوگئے اور یہ اعلےٰ درجہ بصیرت کا بجز اس کے ممکن نہیں کہ سماوی تائید شامل حال ہو کر اعلیٰ مرتبہ حق الیقین تک پہونچا دیوے۔ پس ان معنوں کر کے صادق حقیقی انبیاء اور رُسل اور محدث اور اولیاء کاملین مکملین ہیں جن پر آسمانی روشنی پڑی اور جنہوں نے خدا تعالیٰ کو اسی جہان میں یقین کی آنکھوں سے دیکھ لیا اور آیۂ موصوفہ بالا بطور اشارت ظاہر کر رہی ہے کہ دنیا صادقوں کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی کیونکہ دوام حکم کونوا مع الصادقین دوام وجود صادقین کو مستلزم ہے۔

علاوہ اس کے مشاہدہ صاف تبلا رہا ہے کہ جو لوگ صادقوں کی صحبت سے لاپرواہ ہو کر عمر گذارتے ہیں اُن کے علوم و فنون جسمانی جذبات سے ان کو ہرگز صاف نہیں کر سکتے اور کم سے کم اتنا ہی مرتبہ اسلام کا کہ دلی یقین اس بات پر ہو کہ خدا ہے ان کو ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا اور جس طرح وہ اپنی اس دولت پر یقین رکھتے ہیں جو ان کے صندوقوں میں بند ہو یا اپنے اُن مکانات پر جو ان کے قبضہ میں ہوں ہرگز ان کو ایسا یقین خدا تعالیٰ

پر نہیں ہوتا وہ سم: لفارہ کہلانے سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ ایک زہر ہلاک ہے لیکن گناہوں کی زہر سے نہیں ڈرتے حالانکہ ہر روز پڑھتے ہیں۔ انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیی۔ پس سچ تو یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ قرآن کو بھی نہیں پہچان سکتا ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ قرآن ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے مگر قرآن کی ہدایتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ اس کا قائم مقام ٹھہرایا گیا اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ قادر تھا۔ کہ قدرتی طور پر درختوں کے پتوں پر قرآن لکھا جاتا یا لکھا لکھایا آسمان سے نازل ہوتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ قرآن کو دنیا میں نہیں بھیجا جب تک معلم القرآن دنیا میں نہیں بھیجا گیا۔ قرآن کریم کو کھول کر دیکھو کتنے مقام میں اس مضمون کی آیتیں ہیں کہ یعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ یعنے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اور قرآنی حکمت لوگوں کو سکھلاتا ہے اور پھر ایک جگہ اور فرماتا ہے ولا یمسہ الا المطھرون یعنے قرآن کے حقائق و دقائق اُن ہی پر کھلتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جسکو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پاک کیا ہے اگر قرآن کے سیکھنے کے لئے معلم کی حاجت نہوتی تو ابتدائی زمانہ میں بھی نہوتی اور یہ کہنا کہ ابتدا میں تو حل مشکلات قرآن کے لئے معلم کی ضرورت تھی لیکن جب حل ہو گئیں تو اب کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پھر قابل حل ہو جاتے ہیں ماسوا اس کے امت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بھی تو پیش آتی ہیں اور قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہو جاویں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کھلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال اُن مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بھیجے جاتے ہیں جو وارث رسل ہوتے ہیں اور ظلی طور پر رسولوں کے کمالات کو پاتے ہیں اور جس مجدد کی کارروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کارروائیوں سے شدید مشابہت رکھتی ہیں وہ عند اللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے اور نئے معلموں کی اس وجہ سے بھی ضرورت پڑتی ہے کہ بعض حصے تعلیم قرآن شریف کے از قبیل حال ہیں نہ از قبیل قال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلے معلم اور اصل وارث اس تخت کے ہیں حالی طور پر اُن دقائق کو اپنے صحابہ کو سمجھایا ہے مثلاً خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ میں عالم الغیب ہوں اور میں مجیب الدعوات ہوں اور میں قادر ہوں اور میں دعاؤں کو قبول کرتا ہوں اور طالبوں کو حقیقی روشنی تک پہنچاتا ہوں اور میں اپنے صادق بندوں کو الہام دیتا ہوں اور جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اپنی روح ڈالتا ہوں یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جب تک معلم خود ان کا نمونہ بن کر نہ دکھلاوے تب تک یہ کسی طرح سمجھ ہی میں نہیں آسکتیں۔ پس ظاہر ہے کہ صرف علماء جو خود اندھے ہیں ان تعلیمات کو سمجھا نہیں سکتے بلکہ وہ تو اپنے شاگردوں کو ہر وقت اسلام کی عظمت سے بدظن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہیں اور ان کے ایسے بیانات سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا اسلام اب زندہ مذہب نہیں اور اس کی حقیقی تعلیم پانے کے لئے اب کوئی بھی راہ نہیں لیکن ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے لئے یہ ارادہ ہے کہ وہ ہمیشہ قرآن کریم کے چشمہ سے ان کو پانی پلاوے تو بیشک وہ اپنے ان قوانین قدیمہ کی رعائت کرے گا جو قدیم سے کرتا آیا ہے اور اگر قرآن کی تعلیم صرف اسی حد تک محدود ہے جس حد تک ایک تجربہ کار اور لطیف الفکر فلاسفر کی تعلیم محدود ہو سکتی ہے اور آسمانی تعلیم جو محض حال کے نمونہ سے سمجھائی جاتی ہے اس میں نہیں۔ تو پھر نعوذ باللہ قرآن کا آنا لاحاصل ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی ایک دم کے واسطے بھی اس مسئلہ میں فکر کرے کہ انبیاء کی تعلیم اور حکیموں کی تعلیم میں بصورت فرض کرنے صحت ہر دو تعلیم کے مابہ الامتیاز کیا ہے تو بجز اس کے اور کوئی مابہ الامتیاز قرار نہیں دیسکتا کہ انبیاء کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل ہے جو بجز حالی تفہیم اور تعلیم کے اور کسی راہ سے سمجھ ہی نہیں آسکتا اور اس حصہ کو وہی لوگ دل نشین کرا سکتے ہیں جو صاحب حال ہوں مثلاً ایسے ایسے مسائل کہ اس طرح پر فرشتے جان نکالتے ہیں اور پھر یوں آسمان پر لے جاتے ہیں اور پھر قبر میں حساب اس طور سے ہوتا ہے اور بہشت ایسا ہے اور دوزخ ایسا اور پُل صراط ایسا اور عرش اللہ کو چار فرشتے اٹھا رہے ہیں اور پھر قیامت کو آٹھ اٹھائینگے اور اس طرح پر خدا اپنے بندوں پر وحی نازل کرتا ہے یا مکاشفات کا دروازہ ان پر کھولتا ہے یہ تمام حالی تعلیم ہے اور مجرد قیل و قال سے سمجھ نہیں آسکتی اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کیلئے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس کی کتاب کا یہ حصہ تعلیم ابتدائی زمانہ تک محدود نہ رہے تو بے شک اس نے یہ بھی انتظام کیا ہوگا کہ اس حصہ تعلیم کے معلم بھی ہمیشہ آتے رہیں کیونکہ حصہ حالی تعلیم کا بغیر توسط ان معلموں کے جو مرتبہ حال پر پہونچگئے ہوں ہرگز سمجھ نہیں آسکتا اور دنیا ذرہ ذرہ پر بہت ٹھوکریں کھاتی ہے پس اگر اسلام میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے معلم نہیں آئے جن میں ظلی طور پر نور نبوت تھا تو گویا خدا تعالیٰ نے عمداً قرآن کو ظاہر کیا کہ اس کی حقیقی اور واقعی طور پر سمجھنے والے بہت جلد دنیا سے اُٹھا لئے مگر یہ بات اس کے وعدہ کے برخلاف ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

یعنے ہمنے ہی قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ اب میں نہیں سمجھ سکتا کہ اگر قرآن کے سمجھنے والے ہی باقی نہ رہے اور اس پر یقینی اور حالی طور پر ایمان لانے والے زاویہ عدم میں مختفی ہو گئے تو پھر قرآن کریم کی حفاظت کیا ہوئی۔ کیا حفاظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن بہت سے خوش خط نسخوں میں تحریر ہو کر قیامت تک صندوقوں میں بند رہیگا۔ جیسے بعض مدفون خزانے۔ گو کسی کے کام نہیں آتے مگر زمین کے نیچے محفوظ پڑے رہتے ہیں کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اس آیۃ سے خدا تعالیٰ کا یہی منشاء ہے اگر یہی منشاء ہے تو ایسی حفاظت کوئی کمال کی بات نہیں بلکہ یہ تو ہنسی کی بات ہے اور ایسی حفاظت کا مونہہ پر لانا دشمنوں سے ٹھٹھا کرانا ہے کیونکہ جب کہ علت غائی مفقود ہو تو ظاہری حفاظت سے کیا فایدہ ممکن ہے کہ کسی گڑھے میں کوئی نسخہ انجیل یا توریت کا بھی ایسا ہی محفوظ پڑا ہو اور دنیا میں تو ہزارہا اس قسم کی کتابیں پائی جاتی ہیں کہ جو یقینی طور پر بغیر کسی کمی بیشی کے کسی مولف کی تالیف سمجھی گئی ہیں تو اس میں کمال کیا ہوا اور امت کو خصوصیت کے ساتھ فایدہ کیا پہونچا گو اس سے انکار نہیں کہ قرآن کی حفاظت ظاہری بھی دنیا کی تمام کتابوں سے بڑھکر ہے اور خارق عادت بھی لیکن خدا تعالیٰ جس کی روحانی امور پر نظر ہے ہرگز اس کی ذات کی نسبت یہ گمان نہیں کر سکتے کہ اتنی حفاظت سے مراد صرف

قرآن کریم کی تفسیر

یعنی

رسالہ تعلیم الاسلام

اس رسالہ کو شروع ہوئے ۹ ماہ گذر چکے ہیں اور اس عرصہ میں تین سو سے زائد صفحات قرآن شریف کی تفسیر کے اس میں نکل چکے ہیں۔ اس تفسیر کے متعلق صرف اسی قدر لکھنا کافی ہے کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب جو کچھ درس قرآن میں فرماتے ہیں وہ مع شئی زائد اس تفسیر میں موجود ہوتا ہے۔ تفسیر کو ترتیب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب دیتے ہیں۔ میں نے جہاں تک اس تفسیر کو دیکھا ہے۔ نہایت بیش قیمت پایا ہے اور حضرت مولوی صاحب نے بھی اکثر اوقات اس کی بہت تعریف کی ہے۔ عام فہم ہے۔ اور الفاظ اور ان کے معانی کی پوری تشریح کی جاتی ہے۔ احمدی قوم کی یہ ایک بڑی بھاری ضرورت تھی۔ جو اس رنگ میں پوری ہوئی۔ اب میری غرض اس ذکر کرنے سے یہ ہے۔ کہ یہ رسالہ ایک ایسا قیمتی رسالہ تھا۔ جو ہر ایک فرد کے ہاتھ میں ہونا چاہئے تھا۔ اس غرض سے اس کی قیمت صرف ۱۲؍ سالانہ رکھی گئی تھی۔ مگر اس وجہ سے کہ جماعت کو اس رسالہ کے اغراض اور اس کے مضامین سے کما حقہ آگاہی نہ ہوئی۔ اس کی اشاعت بھی اب تک بہت محدود رہی اس کی توسیع اشاعت کا سوال جس پر دیر سے غور ہو رہا تھا۔ اب اس طرح پر حل کیا گیا ہے۔ کہ اس رسالہ کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ اور اس کی قیمت میں بھی تخفیف کر دی جاوے۔ اب تک اس رسالہ میں قریباً تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحے تفسیر کے علی العموم ہوتے ہیں مگر آئندہ صرف بیس ۲۰ صفحے ہوں گے۔ مگر چونکہ یہ بیس صفحے میگزین کی لکھائی کے مطابق ہوں گے اس لئے اس میں مضمون انشاء اللہ اسی قدر ہوگا جس قدر پہلے تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحوں میں ہوتا تھا اور اس کی لکھائی اور چھپائی پر ویسی ہی محنت صرف کیجاوے گی۔ جیسے اب تک میگزین پر کی جا رہی ہے۔ اور یہ حصہ بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ہوگا۔ جس کی قیمت صرف ۱۲؍ سالانہ ہوگی۔ اور موجودہ خریداران ریویو کو اختیار ہوگا کہ جو صاحب چاہیں۔ اسے بطور ضمیمہ خریدیں اور جو نہ چاہیں نہ خریدیں ریویو کی اصل قیمت وہی ہوگی۔ جو اب تک رہی ہے یعنی صرف ؏ سالانہ اور صرف ضمیمہ کے خریداروں کو ۱۲؍ سالانہ زیادہ لئے جائیں گے یہ اتنی تھوڑی قیمت ہے کہ اس میں انجمن کا کوئی فائدہ مدنظر نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ قرآن شریف کا علم حاصل کرنا ہر ایک سچے احمدی کا کام ہے۔ کیونکہ اصل غرض بعثت امام علیہ السلام کی قرآن کی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں زندہ کرنے کی ہے اس لئے انجمن نے پسند کیا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ رعایت کے ساتھ ایک کمل تفسیر قرآن کریم کی سب احباب کے ہاتھ تک پہونچائی جاوے۔ ۱۲؍ میں سے ۴؍ سالانہ کا خرچ تو صرف ٹکٹ وغیرہ کا ہی ہو جائے گا اس طرح سے صرف ۸؍ میں ایک دو سو چالیس صفحوں کی گنجان اور خوش خط چھپی ہوئی کتاب سال میں اس ضمیمہ کے خریداروں کو پہونچ جاوے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریدار اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

اس تفسیر میں اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ جو جو اعتراضات قرآن شریف پر کئے گئے ہیں۔ ان کا جواب بھی ساتھ ساتھ دیا جاوے گا۔ اسی لئے کسی قدر لمبی بھی ہو جاوے گی۔

نیا انتظام ماہ مئی سے شروع ہوگا اور اپریل کا رسالہ غالباً اپنے وقت پر ہی روانہ ہوگا۔ لہٰذا ۱۹۰۷ء کے آخر تک صرف ۸۔ ماہ باقی ہوں گے اور ان ۸ ماہ کے لئے ضمیمہ کا چندہ صرف ۸؍ ہوگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کم از کم ان آٹھ ماہ کے لئے ہمارے احباب اس تفسیر کو منگوا کر پڑھیں۔ پھر انشاء اللہ وہ خود اس کی قدر کرنے لگیں گے۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں کیونکہ ضمیمہ صرف اسی قدر چھپوایا جائے گا جس قدر درخواستیں اس کے لئے آئیں گے۔ تفسیر کے پچھلے حصہ کی بھی چند کاپیاں موجود ہیں۔ اگر احباب خریدنا چاہئیں تو تھوڑی سی درخواستوں کی تعمیل ہو سکیگی۔ اس حصہ کی قیمت جس پر قریباً ساڑھے تین سو صفحے تفسیر کے ہوں گے ؏ ہے۔

نوٹ ۱۔ ضمیمہ الگ بھی جاری کیا جا سکتا ہے یعنے جو لوگ ریویو آف ریلیجنز نہ خریدتے ہوں ان کے نام بھی ضمیمہ جاری ہو سکتا ہے۔ مگر ایسے احباب کے لئے اس کی قیمت ایک روپیہ سالانہ ہوگی۔ کیونکہ اس میں اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ ایسا ہی جو لوگ سال کے بعد اکٹھا خریدینگے ان کو بھی ایک روپیہ قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(نوٹ ۲) ضمیمہ کی قیمت میں ان رعائتوں میں سے کوئی رعائت نہ ہوگی۔ جو ریویو کی قیمت میں طلباء وغیرہ کے ساتھ کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس قیمت پر بمشکل اصل لاگت ہی واپس آئے گی۔

جملہ درخواستیں بنام نائب ناظم میگزین قادیان اور روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آنا چاہیئے۔

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۶ اپریل ۱۹۰۷ء

رسید۔ سکرٹری مجلس ناظم کے پاس ایک دس روپے کا نوٹ آیا تھا۔ ساتھ کچھ تفصیل نہ تھی اور لکھنے والے صاحب نے اپنا نام نہیں لکھا تھا۔ اس واسطے دفتر ہذا میں صدر لنگر اور صدر مساکین میں جمع کر لئے ہیں بھیجنے والے صاحب کو اطلاع ہو۔

محمود احمد۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قائم مقام

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۳۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "					
⅛ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعائت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے

۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۱۲؍ فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ۸؍ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے

ایک سفید جھوٹ

سفید جھوٹ تو مین نے محاورہ کے لحاظ سے کہدیا ہے ورنہ بقول سیدی محمود نسے سیاہ جھوٹ کہنا چاہیئے ۔ ۹ مارچ کے سراج مین ایک مضمون مع راقم جلال الدین وغیرہ گوڑیکے کے نام سے چھپا ہے حالانکہ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی "گوڑیکے" مین نہین یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ ایک ایسے آدمی کے نام سے مضمون چھپوایا جائے جس کا لکھا پڑھا ہونے کی حیثیت سے وجود ہی نہو پھر آگے چلکر اور بھی غضب ڈہایا ہے کہ چند عقائد احمدیون کی طرف منسوب کئے ہین حالانکہ وہ ان مین سے کسی کے بھی قائل نہین اور نہ حضرت مسیح موعود کی کتابون مین ان کا مذکور ہے اگر مخالفین اپنے بیان مین سچے ہین تو انہین چاہیئے کہ حضرت اقدس کی کتابون سے ہمارے یہ عقائد ثابت کرین ۔ مین بادشاہانی کے واعظ کو خصوصیت سے مخاطب کرتا ہون کہ یہ مضمون جو غالباً اس نے لکھوایا ہے تو وہ اسے ثابت بھی کرے مگر مین دعوے سے کہتا ہون کہ وہ ہرگز ثابت نہین کر سکیگا اور واقعی وہ اسی طرح نادم ہوگا ۔ جیسے وہ ست بچن سے اپنا بتایا ہوا حوالہ دکھلانے مین ناکامیاب ہوا تھا یہ بات لکھنا ایمانداری سے کس قدر بعید ہے ۔ کہ مرزا صاحب نے ایک آیت مین ولا محدث بڑہایا ہے حالانکہ انہون نے قرآن مجید کی اس آیت کی ایک قرأت بروایت ابن عباس لکھی ہے ۔ پس یہ اگر الزام ہے تو ابن عباس پر (نعوذ باللہ) ہو سکتا ہے نہ کہ حضرت مسیح موعود پر ۔ اور ازالہ صفحہ ۱۲۷ کا فتوے تو آپ لوگون پر چلتا ہے کیونکہ آپ قرآن مجید سے کئی آیات کو منسوخ الحکم خیال کرتے ہین یہ کس قدر کمزوری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو ایک معمولی آدمی کے احکام کا رتبہ دیا جائے ۔ کہ صرف تئیس سال کے عرصہ مین کئی بار بدلانے کی ضرورت پیش آئی پھر ست بچن مین جو یہ فقرہ پیش کیا ہے کہ جو کوئی یہ نہ مانے کہ مسیح کی قبر بلاد شام مین ہے ۔ وہ سخت بے ایمان ہے ۔ ہم کہتے ہین پہلے تم یہ فقرہ ہمین دکھلا تو دو ۔ پھر اس کا جواب دینگے ۔ کیا تم بھول گئے ہو کہ جب چار آدمی ست بچن دے کر آپ کے پاس بھیجے گئے کہ دکھاؤ کہان لکھا ہوا ہے تو بھری محفل مین ندامت کس کے حصے مین آئی تھی ۔ پھر علیحدہ طور پر خودستائی سے کون روکتا ہے ۔ ۲۲ مارچ بروز جمعہ ۔ ایک عالم گواہ ہے ۔ کہ بار حسب درخواست زمینداران چیلنج دیا گیا تھا کہ بے شک تم اپنے واعظ کو لے آؤ مگر واعظ صاحب نہ پہونچے اور اور مولانا حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے جو اسی بادشاہانی کے واعظ کا ایک خط پڑھکر سنایا ۔ وہ اب تک موجود ہے جس مین باوجود اس بات کے علم کے کہ حافظ صاحب احمدیون کے رکن ہین ۔ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھا تھا حالانکہ معمولی وعظ مین یہ سلام سے روکتا ہے ۔ پھر آپ نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ میرے پیچھے واعظ صاحب نماز بھی پڑھ آئے تھے پس ایسے آدمیون کو جو کسی کے نام سے مضمون چھپوا دین اور پھر یہ حال ہو ۔ ہم کیا مخاطب کرین ۔

اکمل آف گوڑیکے ضلع گوجرات

۴ اپریل کی ہولناک زلزلہ کی یادگار

۴ ۔ اپریل کی صبح کس کو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی

یہ پیشگوئی

جس کتاب مین تھی ہم اس کے لیئے ایک خاص رعائت کرتے ہین ایسی رعائت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہائت عمدہ ولائتی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۶۰۰ صفحہ ۔ بے جلد اصل قیمت ۵ روپیہ رعایتی ۲ ۔ مجلد اززیادہ درشمین مجلد ۶ ر غیر مجلد ۴ ر ۔ ۴ اپریل سے ۲۰ اپریل تک جو درخواستین آئینگی ان کی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاوے گی ہرگز سستی نہ کرو ۔ ۲۰ اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملینگی ۔ المشتہر ۔ ناظم بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

شادی مبارک برادرم منشی عبد اللہ صاحب سنوری کے لڑکے رحمت اللہ کا نکاح منشی ہاشم علی صاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ پانچسو روپیہ مہر کے عوض بعد نماز عصر مسجد مبارک مین ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو ہوا ۔ منشی ہاشم علی صاحب نے اپنی طرف سے بذریعہ تحریر حضرت اقدس کو وکیل مقرر کیا تھا حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خطبہ مین خوب فرمایا کہ جماعت کے بعض ممبرون کی غلطی کے سبب حضرت نکاحون مین شامل نہیں ہوا کرتے مگر خدا کسی کے اخلاص کو ضائع نہین کرتا ۔ میان عبد اللہ کے

ڈائری

القول الطیب

پیشگوئی ۵ ۔ اپریل ۱۹۰۶ء ۔ تازہ الہام حم ۔ تلک ایت الکتاب المبین راز کھل گیا ۔ کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ تفہیم یہی ہوئی ہے کہ یہ پیشگوئی ہے ۔

کتب اولین پہلی کتابون کا ذکر تھا ۔ جو منسوخ شدہ ہین اور محرف مبدل ہین ۔ فرمایا ۔ اب ان کی مثال ایک مسمار شدہ عمارت کی طرح ہے جس طرح کوئی عمارت گر جاتی ہے اور اس کی اینٹین اوپر نیچے کہین کی کہین جا پڑتی ہین ۔ پاخانے کی اینٹ باورچی خانے مین اور باورچی خانے کی اینٹ پاخانے مین چلی جاتی ہے وہ مکانات اب اس قابل نہین رہے کہ ان مین رہائش اختیار کی جائے ۔ جو ان کو اپنا مسکن بنائے وہ محلات مین رہنے والون کی طرح آرام پا نہین سکتا ۔

دیسی بوٹیاں سیر مین برلب سڑک خود رو بوٹیون کی طرف اشارہ کر کے اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کو مخاطب کر کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ دیسی بوٹیان بہت کارآمد ہوتی ہین مگر افسوس ہے کہ لوگ ان کی طرف توجہ نہین کرتے ۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ بوٹیان بہت مفید ہین گندلون کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہندو فقیر لوگ بعض اسی کو جمع کر رکھتے ہین اور پھر اسی پر گذارا کرتے ہین یہ بہت مقوی ہے اور اس کے کھانے سے بواسیر نہین ہوتی ۔ ایسا ہی کنڈیاری کے فائدے بیان کئے جو پاس ہی تھی ۔ حضرت نے فرمایا ۔ کہ ہماری ملک کے لوگ اکثر ان کے فوائد سے بے خبر ہین اور اس طرح توجہ نہین کرتے کہ ان کے ملک مین کیسی عمدہ دوائین موجود ہین جو کہ دیسی ہونے کے سبب ان کے مزاج کے موافق ہین ۔

الخطبۃ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مددخان ایک نیک نوجوان ہین ۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو ۔

رسید زر

۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۲۹۰ میاں فیاض الدین احمد صاحب ے/
۲۰ " " محمد ظفر یار خان صاحب نمبر ۱۴۵۱ عا/
۲۱ " " نمبر ۱۳۴۵ منشی محی الدین صاحب ے/
۲۱ " " نمبر ۸۰۸ منشی عبد الحکیم خان صاحب ے/
۲۲ " " نمبر ۲۴۰ نفضل محمد صاحب ہریان ع
۲۲ " " نمبر ۱۳۰۳ چودہری غلام حسین صاحب ے/
۲۲ " " نمبر ۱۱۰ بابو کریم بخش صاحب ے/
۲۲ " " نمبر ۱۰۹۵ اسد علی صاحب ے/
۲۳ " " نمبر ۱۳۶۴ محمد امیر صاحب ۸/
۲۳ " " نمبر ۱۴۲۱ نفضل احمد صاحب عہ/
۲۳ " " نمبر ۱۳۴۷ عبد اللہ صاحب ع ۱۲/
۲۳ " " نمبر ۱۳۰۰ محمد شفیع صاحب ع ۸/
۲۳ " " نمبر ۱۳۵۱ محمد عالمگیر خان صاحب ے/
۲۳ " " نمبر ۱۳۳۴ حکیم عبد الرزاق صاحب عہ/
۲۳ " " نمبر محمد صدیق صاحب ۸/
۲۴ " " نمبر ۱۵۵۹ شیخ مظفر احمد صاحب ے/
۲۴ " " نمبر ۵۹۵ محبوب عالم صاحب ے/
۲۴ " " نمبر ۲۴۷ غلام محی الدین صاحب ے/
۲۵ " " نمبر ۱۳۰۵ منشی گلاب الدین صاحب ۳/
۲۵ " " نمبر ۱۵۲۸ شیخ میران بخش صاحب ے/
۲۵ " " نمبر ۱۰۱ محمد دین صاحب ے/
۲۶ " " نمبر ۳۰۵ سید ناصر شاہ صاحب للعہ/
۲۷ " " نمبر ۱۳۴۲ ضیاء الدین صاحب عہ/
۲۷ " " نمبر ۱۵۵ ملک جیون خان صاحب ے/
۲۷ " " نمبر ۱۳۴۳ عبد العزیز صاحب ع
۲۷ " " نمبر ۹۶۴ عبد المجید صاحب ے/
۲۸ " " نمبر ۱۴۵۶ خواجہ محمد رمضان صاحب ے/
۲۸ " " نمبر ۱۳۲۰ بشیر الدین صاحب ے/
۲۸ " " نمبر ۱۲۰۷ سیٹھ موسیٰ صاحب ع ۴/
۳۰ " " نمبر ۱۵۲۵ محمد عبد اللہ صاحب ے/
۳۰ " " نمبر ۱۰۹ خواجہ کمال الدین صاحب ے/
۳۰ " " نمبر ۱۵۵۷ منشی عبد المجید خان صاحب ے/
۳۰ " " نمبر ۱۳۹۷ عطا محمد صاحب ے/
۳۰ " " نمبر ۳۶ مولوی نظام الدین صاحب ے/
۳۰ " " نمبر ۱۵۵۱ نور محمد صاحب ے/
۳۰ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۶۲ عبد اللہ صاحب ے/
۳۰ " " نمبر ۶۰ وزیر علی خان صاحب ے/
۳۰ " " نمبر ۱۵۶۳ حامد علی صاحب ے/
۳۰ " " نمبر شیر محمد صاحب للعہ/
۳۰ " " نمبر ۱۳۴۲ چودہری ضیاء الدین صاحب عہ/
یکم اپریل ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۶۸ بابو خدا بخش صاحب ے/
" " نمبر ۱۴۶۹ مولوی غلام رسول صاحب ے/
" " نمبر ۱۲ مستری احمد الدین صاحب ے/
" " نمبر ۱۱۳ نواب خان صاحب ے/
" " نمبر نفضل الدین صاحب ے/
" " نمبر ۱۲۵ حکیم محمد حسین صاحب ے/
" " نمبر ۱۳۳۹ ڈاکٹر کرم بخش صاحب ے/
" " نمبر ۱۳ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ے/
" " نمبر ۲۷ ماسٹر ضیاء اللہ صاحب ع ۴/

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلا اللہ شہر الطبیعت بدین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

علی محمد صاحب ولد فتح الدین صاحب سیالکوٹ
گلاب الدین صاحب ولد بوٹا صاحب ضلع گورداسپور
طالع بی بی زوجہ گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
عبد الستار صاحب ولد گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
محمد اکرم صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پورہ کشمیر
غلام محی الدین صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پورہ۔ کشمیر
محمد بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب اٹھوال۔ ضلع گورداسپور
حسین بی بی صاحبہ زوجہ محمد بخش صاحب اٹھوال ضلع گورداسپور
اسماعیل صاحب ولد محمد بخش صاحب اٹھوال۔ ضلع گورداسپور
فرزند علی صاحب ولد محمد بخش صاحب موضع اٹھوال ضلع گورداسپور
مہتاب بی بی " " " "
گوہر بی بی زوجہ کریم بخش صاحب " "
چودہری سردار خان صاحب طالب علم ساکن بھاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ
فضل الٰہی والد عبد اللہ صاحب ساکن پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
نور الٰہی صاحب ولد عبد اللہ صاحب پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
غلام محمد صاحب ولد حیات " " "
زینب بی بی ہمشیرہ فضل الٰہی صاحب " " "
اہلیہ نور الٰہی صاحب " " "
اہلیہ فضل الٰہی صاحب " " "
میاں حسین بخش صاحب ساکن چک ۲۷۶ ڈاکخانہ گوجرہ
میاں اللہ دیا صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کریم بخش صاحب ولد کرم بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
کرم بخش صاحب ولد نبیا " "
میاں عبد اللہ خان صاحب سکنہ گھوڑ
میاں محمد ساکن چک میاں موسے
میاں عبد اللہ صاحب " " "
میاں مراد صاحب " " "
مستری میراں بخش صاحب ساکن سیالکوٹ
مستری فتح محمد صاحب " " "
میاں کریم بخش صاحب گوجرانوالہ
صدر دین صاحب ولد سردار خان صاحب ساکن داتہ زید کا۔
میاں جیون بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب بھڑی شاہ رحمان صاحب
میاں وارث صاحب ولد پیر بخش صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب
عبد اللہ ولد اللہ دتا صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
محمد بخش ولد حسن علی صاحب پشتی زادہ موضع بھٹنڈا تحصیل ڈاکخانہ لودہران ضلع ملتان
جہان خان صاحب ولد نور خان صاحب ساکن گھوگھیاٹ ڈاکخانہ دلا تحصیل چکوال ضلع جہلم
میاں شرف الدین صاحب ولد میاں محمود صاحب ساکن چھپر تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ
ابراہیم صاحب ولد عطا محمد صاحب ساکن بیر سیان ڈاکخانہ راہون تحصیل نوانشہر ضلع جالندہر
مولوی محبوب الٰہی صاحب ولد قاضی غلام حسن صاحب ساکن سندرال ڈاکخانہ خوشاب ضلع شاہ پور
محمد بخش ولد فقیر بخش صاحب ساکن محلاں والہ۔ ڈاکخانہ سنہرا ضلع امرتسر
سادن ولد کمال ساکن گنھیالی ڈاکخانہ سدرا ضلع سیالکوٹ
سید محمد صادق صاحب ولد محمد حسن شاہ صاحب ساکن لدڑاون ڈاکخانہ ہندوارہ علاقہ کشمیر اتر مچھی پور
بابو نبی بخش صاحب ولد جیون بخش صاحب اسٹیشن ماسٹر علاقہ سہارنپور
احمد دین ولد مہر جان صاحب ساکن قادیان
میاں قسیم اللہ صاحب ولد حافظ کریم اللہ صاحب ساکن بجنور۔
مرزا اسلام اللہ صاحب ولد مرزا غلام اللہ صاحب۔
میاں محمد حسین صاحب ساکن گنہیا کی ڈاکخانہ فتحگڈہ
کرم داد ولد شیر ساکن کہیوا باجوہ کلاس والہ ضلع سیال کوٹ
قائم ولد نتھو کہیوا باجوہ سیال کوٹ
خیر الدین صاحب " " "
فضل شاہ ولد پیر شاہ صاحب ساکن ککریالیاں ڈاکخانہ ستراہ تحصیل [illegible]

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شائد ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے۔	[illegible]
درثمین " " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں درج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے شامل ہو سکیں گی۔ اس کے دو سو صفحے ہیں یہ رعائیت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقعہ ہے۔	[illegible]
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائیتیں دی ہیں۔	۲/
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں دیا ہے	۲/
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔	[illegible]
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب	دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸/
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جان سوز مرثیہ	۱/
نظم مستورات	پنجابی نظم	۱/

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق — ۶/

شرح تہذیب الکلام — ۴/۶

مشکوۃ الانوار غزالی شرح قول اللہ نور السموت والارض — ۵/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے رضامندی لی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

نیز ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام۔ تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر

اطلاع۔ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعائتی قیمت کا وقت ۱۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا تھا اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت بلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوتی تھی اور قیمت جلد ۱۲ار علیحدہ تھی لیکن اب ایک خاص رعایت کے واسطے صفحہ ۱۰ ملاحظہ ہو۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراجدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔